Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ :- الفضل لاہور ٹیلیفون ۴۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

یوم شنبہ

۲۵ جمادی الثانی ۱۳۷۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

جلد ۴۰/۶ | ۲۲ امان ۱۳۳۱ ہش | ۲۲ مارچ ۱۹۵۲ء | نمبر ۷۱

افریقہ اور ایشیا کے اسلامی ممالک کی جدوجہد آزادی میں پاکستان انکی ہر ممکن مدد کریگا

انڈونیشیا۔ لیبیا اور سمالی لینڈ کو آزاد کرانے میں پاکستان نے نمایاں حصہ لیا ہے

کراچی ۲۰ مارچ۔ پارلیمنٹ میں مختلف سوالات کا جواب دیتے ہوئے چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان نے بتایا کہ پاکستان اس اصول پر سختی سے قائم ہے کہ ہر قوم کو آزادی اور خود مختاری کا حق ملنا چاہیئے۔ چنانچہ افریقہ اور ایشیا کے متعدد اسلامی ممالک کی جدوجہد آزادی میں وہ ہر ممکن مدد دیتا رہا ہے۔ اور آئندہ بھی اسی موقف پر قائم رہے گا۔ وزیر خارجہ نے فرمایا۔ ہم نے ہر ماتحت قوم کی جائز امنگوں سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ اور جب بھی کسی قوم کی آزادی کا مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش ہوا۔ تو پاکستان نے اس کی پُرزور حمایت کی ہے۔ چنانچہ پاکستان نے اقوام متحدہ میں انڈونیشیا۔ لیبیا اور سمالی لینڈ کی آزادی کے لئے کوشش کی۔ اور اس میں اسے کامیابی نصیب ہوئی۔ اریٹریا کے مسئلہ میں بھی ایک حد تک پاکستان اپنے موقف میں کامیاب رہا۔ جب مراقش کی آزادی کا سوال جنرل اسمبلی کے آخری اجلاس میں پیش کرنے کا معاملہ زیر بحث آیا۔ تو پاکستان نے اس کی بھی تائید کی۔ ایشیا کے جن ممالک نے ٹیونس کا مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ ان میں سے ایک پاکستان بھی تھا۔

وزیر خارجہ نے فرمایا۔ دنیا کے تمام ممالک سے بالعموم اور اسلامی حکومتوں سے بالخصوص پاکستان کے نہایت گہرے دوستانہ روابط قائم ہیں۔ البتہ افسوس ہے کہ افغانستان کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ ہماری انتہائی کوششوں کے باوجود اس کا رویہ غیر دوستانہ رہا ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ کابل کے پاکستانی باشندوں پر افغان گورنمنٹ نے متعدد پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔ لیکن حکومت پاکستان سردست اس سلسلے میں کوئی جوابی کارروائی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے بتایا۔ کہ ۱۹۵۰ء سے لیکر جنوری ۵۲ء تک ہندوستان کے مسلمانوں پر ظلم و ستم کے جو واقعات ہوئے ہیں۔ ان کے سلسلے میں ضروری معلومات فراہم کی جا رہی ہیں۔

وزیر خارجہ نے مزید بتایا۔ کہ اس وقت تک بیرونی ممالک میں پاکستان کے ۵۳ سفارتی دفتر قائم ہو چکے ہیں۔ پاکستان میں جن ممالک نے سفارتی دفاتر قائم کر رکھے ہیں۔ ان کی تعداد ۵۰ ہے۔ عنقریب ٹوکیو میں بھی پاکستانی سفارتخانہ قائم کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ترکی میں طلبہ کا ایک وفد بھیجنے کا بھی انتظام کیا جائیگا۔ تاکہ ترکی اور پاکستان کے درمیان تعلقات زیادہ مضبوط ہو سکیں۔

اخبار احمدیہ

ناصر آباد ۱۹ ماہ امان (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

— مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت آج بھی نبض کی بے قاعدگی اور دل کے ضعف کی وجہ سے ناساز رہی۔ احباب آپ کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

مبلغ احمدیت کی لنڈن سے مراجعت

— مکرم مولوی محمد اسحٰق صاحب صوفی مبلغ فری ٹاؤن لنڈن سے اطلاع دیتے ہیں کہ وہ ۲۲ مارچ کو بذریعہ جہاز عازم کراچی ہوں گے۔ احباب جماعت ان کی بخیریت مراجعت کے لئے دعا فرمائیں۔ صوفی صاحب کے ہمراہ فری ٹاؤن کے ایک شامی دوست کے صاحبزادے علی بودرز بھی ہیں جو ربوہ حصول تعلیم کی غرض سے آرہے ہیں۔ (وکیل التبشیر)

مختصرات

ملتان۔ ڈپٹی کمشنر ملتان نے بچوں کے بین الاقوامی فنڈ کے لئے پانچ ہزار روپیہ گورنر پنجاب کی خدمت میں پیش کیا

— کراچی۔ وزیر مواصلات نے پارلیمنٹ کو بتایا کہ ریلوے کے تیسرے درجے کو آرام دہ بنانے کے لئے بجٹ میں بیس لاکھ روپیہ مخصوص کیا گیا ہے۔

— کراچی۔ وزیر خارجہ نے اس اطلاع کی تردید کی ہے کہ مصر اور ایران نے اسلامی بلاک بنانے کی تجویز پیش کی ہے۔

— کراچی۔ آج پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے چیف آف سکاؤٹ کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔

— ڈھاکہ۔ آج چاٹگام میں بندوق سازی کے بڑے کارخانے کا افتتاح کیا گیا۔ اپنی نوعیت کے لحاظ سے یہ پاکستان میں دوسرا اور مشرقی بنگال میں پہلا کارخانہ ہے۔ جدید قسم کی مشینری سے آراستہ کیا گیا ہے۔

مولوی جلال الدین صاحب قمر مبلغ مشرقی افریقہ کی مراجعت

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے نیروبی سے اطلاع دی ہے۔ کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر مجاہد مشرقی افریقہ ۱۹ مارچ کو ممباسہ سے عازم پاکستان ہوں گے۔ (وکیل التبشیر)

مصر کی اندرونی کشیدگی کی وجہ سے انگلو مصری مذاکرات میں تعویق کا امکان

لندن ۲۰ مارچ:۔ یہاں یہ خیال پختہ ہوتا جا رہا ہے۔ کہ وزیر اعظم مصر ہلالی پاشا اندرون ملک کی مشکل صورت حالات پر پوری طرح قابو پائے بغیر برطانوی سفیر کو اینگلو مصری تعلقات سے متعلق رسمی بات چیت کے لئے دعوت نہیں دیں گے معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانوی سفیر کو مذاکرات شروع کرنے کا مکمل اختیار دیا جا چکا ہے۔ مگر جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ بات چیت کے لئے فضا ساز گار ہے۔ اس وقت تک وہ کوئی اقدام نہیں کریں گے۔ پس پردہ کوشش کی جا رہی ہیں کہ بات چیت شروع کرنے سے پہلے مشترکہ یا علیحدہ علیحدہ بیانات جاری کرائے جائیں۔ مگر لندن کے حلقوں کا خیال ہے۔ کہ نازک موضوعات پر بات چیت شروع کرنے سے پہلے اعلان کرنے کا اثر دونوں ممالک کے عوام کے لئے خاطر خواہ نہیں ہوگا۔

ڈاکٹر گراہم کی وزیر خارجہ پاکستان سے ملاقات

مذاکرات آخری مرحلہ میں سے گذر رہے ہیں

کراچی ۲۱ مارچ: سلامتی کونسل اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے کشمیر ڈاکٹر گراہم نے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان سے ملاقات کی۔ آپ کے ہمراہ آپ کے خاص سیکرٹری اور پولیٹیکل افسر تھے۔ ملاقات کے وقت وزارت کشمیر کے جائنٹ سیکرٹری اور ڈپٹی سیکرٹری بھی موجود تھے۔ ملاقات ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ڈاکٹر گراہم کے موجودہ مذاکرات اپنے آخری دور میں سے گذر رہے ہیں۔ کیونکہ اس ماہ کے آخر تک آپ اپنی رپورٹ حفاظتی کونسل کے سامنے پیش کر دیں گے۔

الاٹمنٹ کو عارضی طور پر مستقل کر دیا جائیگا

لاہور ۲۱ مارچ۔ پنجاب کے وزیر بحالیات چوہدری فضل الٰہی پراچہ نے اپنے محکمہ کو ہدایت کی ہے کہ اس وقت جن اشخاص کو مکانات اور دکانیں الاٹ کی گئی ہیں۔ ان کی الاٹمنٹ کو سردست عارضی طور پر مستقل کر دیا جائے۔ اور کسی الاٹی کو اس وقت تک بے دخل نہ کیا جائے جب تک کہ مندرجہ ذیل پانچ وجوہات میں سے کوئی نہ پائی جائے۔

(۱) الاٹی نے بیک وقت مختلف مکانات یا دکانیں الاٹ کرا رکھی ہوں (۲) الاٹمنٹ کی شرائط کی خلاف ورزی کی گئی ہو (۳) کرایہ ادا نہ کیا ہو (۴) غیر قانونی طور پر قبضہ کیا گیا ہو (۵) عوام کے فائدے کے لئے دخل ضروری ہو۔

پاکستانی فوج میں غیر ملکی افسر

کراچی ۲۱ مارچ:۔ پارلیمنٹ میں ڈاکٹر محمود حسین نے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ اس وقت پاکستان کی بحری فوج میں ۸۸ ستر اور ہوائی فوج میں ۵۰ غیر ملکی افسر کام کر رہے ہیں۔ یہ افسر بالعموم ٹیکنیکل شعبوں میں متعین ہیں۔

مسز روزویلٹ مشرقی پاکستان میں

ڈھاکہ ۲۰ مارچ۔ آج صبح مسز روزویلٹ کلکتہ سے ڈھاکہ پہنچیں۔ تیج گاؤں کے ہوائی مستقر پر مسٹر نور الامین وزیر اعظم مشرقی بنگال اور بیگم فیروز خان نون گورنر مشرقی بنگال نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ مسز روزویلٹ نے انجمن خواتین کے معاشرتی مرکز کا معائنہ کیا۔ اس کے علاوہ ملک کے عام باشندوں کی حالت کا جائزہ لینے کے لئے آپ ایک گاؤں میں بھی تشریف لے گئیں۔

خالص سونے کے زیورات کا واحد مرکز
شاہی جیولرز
فون ۴۳۷۱
۴۷۔ انارکلی لاہور سے خریدیں

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

سندھ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

۱۲ مارچ ۱۹۵۲ء سے ۱۶ مارچ تک کی مختصر ڈائری

از مکرم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

محمد آباد اسٹیٹ ۱۲ مارچ ۱۹۵۲ء ۔ حضور ۸ بجے صبح سٹیٹ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے ۔ اور برہان نگر ۔ لطیف نگر اور روشن نگر کی فصل گندم اور تیاری فصل خریف کا معائنہ فرمایا ۔ حضور برہان نگر تک جیپ کار میں تشریف لے گئے ۔ اور پھر گھوڑی پر سوار ہو کر کھیتوں کا معائنہ فرمایا ۔ حضور گیارہ بجے کے قریب واپس تشریف لائے ؛

پانچ بجے کے قریب حضور باغ میں تشریف لے گئے اور غروب آفتاب کے بعد واپس تشریف لائے ؛

۱۳ مارچ ۱۹۵۲ء ۔ حضور آٹھ بجے کے قریب اسٹیٹ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے ۔ اور حلقہ کریم نگر کے دونوں واٹر کورسوں کی فصل گندم اور تیاری فصل خریف کا معائنہ فرمایا اس کے بعد حضور باغ میں تشریف لے گئے ۔ اور پیدل باغ کا معائنہ فرمایا ۔ اور موقعہ پر ضروری ہدایات دیں ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ گیارہ بجے کے قریب واپس تشریف لائے ۔

عصر کے بعد حضور نے ڈگری سندھ کے بعض غیر احمدی دوستوں کو شرف ملاقات بخشا ۔ اس موقعہ پر حکیم سردار احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈگری بھی موجود تھے ۔

۱۴ مارچ ۱۹۵۲ء اپنے پیارے امام کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے محمد آباد اسٹیٹ کے علاوہ نور نگر ۔ لطیف نگر ۔ کریم نگر صادق پور ۔ اسحٰق نگر ۔ برہان نگر ۔ احمد آباد سٹیٹ نبی سر روڈ ۔ کنری ۔ ناصر آباد ۔ نصرت آباد ۔ سٹیٹ ۔ نور کوٹ ۔ ڈگری اور کوٹ احمدیان اور دیگر جماعتوں کے مرد و زن کثیر تعداد میں محمد آباد میں جمع ہوئے ۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے سچائی کے بنیادی حقوق کو اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی ؛

خطبہ جمعہ سے قبل حضور نے عزیزہ صادقہ ثریا بیگم بنت برادرم مولوی محمد عبداللہ صاحب واقف زندگی احمد آباد اسٹیٹ کا نکاح محمد صادق صاحب واقف زندگی اکاؤنٹنٹ کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پڑھا ۔

نماز جمعہ پڑھانے کے بعد حضور ۲ ½ بجے کی گاڑی سے ناصر آباد سٹیٹ سے روانہ ہو گئے نبی سر روڈ اور کنری کے اسٹیشنوں پر احباب جماعت کثیر تعداد میں حضور کے استقبال کے لئے منتظر کھڑے تھے ۔ حضور نے سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا ۔ ساڑھے تین بجے کے قریب گاڑی کنجیجی اسٹیشن پر رکی ۔ ناصر آباد اسٹیٹ اور نسیم آباد کے احمدی احباب کثیر تعداد میں اسٹیشن پر موجود تھے ۔ حضور اور اہل بیت کے لئے جیپ کار کا انتظام کیا گیا تھا ۔ باقی افراد قافلہ موٹر ٹرالیوں اور گھوڑیوں پر ناصر آباد اسٹیٹ پہونچا

۱۵ مارچ ۱۹۵۲ء ۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نو بجے کے قریب دفتر میں تشریف لائے ۔ اور مکرم ملک بشیر احمد صاحب آف جھڈو اور جماعت احمدیہ ٹنڈو جان محمد کے پانچ احباب کو شرف ملاقات بخشا ۔ اس کے بعد باغ ناصر آباد اسٹیٹ کا آئندہ سال کا بجٹ پیش کیا گیا ۔ حضور ساڑھے گیارہ بجے تک دفتر میں تشریف فرما رہے ۔

ظہر اور عصر کی نمازیں حضور نے جمع کر کے پڑھائیں ۔ اور اس کے بعد حضور جیپ کار میں سوار ہو کر کنری ٹریکٹروں کی عملی نمائش دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے ۔ احمدیہ اسٹیٹس کے جملہ مینیجر صاحبان اور بعض دوسرے عہدہ داروں کے علاوہ قافلہ کے بعض افراد بھی حضور کے ہمرکاب تھے ۔ ساڑھے پانچ بجے کے قریب نمائش ختم ہوئی اور حضور واپس ناصر آباد تشریف لے آئے ۔

نمائش سے قبل چار بجے کے قریب جماعت احمدیہ کنری کی طرف سے حضور کی خدمت میں سہ پہر کا ناشتہ پیش کیا گیا ۔ اس موقعہ پر مقامی اور مرکزی عملہ کے تمام افراد کو بھی جو اس سفر میں حضور کے ہمرکاب تھے مدعو کیا گیا ۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

۱۶ مارچ ۱۹۵۲ء حضور آٹھ بجے کے قریب دفتر میں تشریف لائے ۔ ایم این سنڈیکیٹ کی طرف سے حلقہ کریم نگر اور حلقہ لطیف نگر کا آئندہ سال کا بجٹ پیش کیا گیا ۔ اس موقعہ پر جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب م وکیل الزراعت تحریک جدید بھی موجود تھے ۔ حضور غروب آفتاب تک دفتر میں تشریف فرما رہے

اللہ تعالیٰ کی رضا کے مستحق بنیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔

" اگر مجلس خدام الاحمدیہ ہر جگہ نائٹ سکول کھول دے ۔ اور لوگوں کو جنہیں قرآن کریم کا ترجمہ نہیں آتا ترجمہ پڑھانا شروع کر دیں ۔ تو یہی ایک ایسی خدمت ہوگی ۔ جو انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کا مستحق بنا دے گی ۔"

(الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۳۸ء)

(قائمقام مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دین سے محبت رکھنے والے والدین توجہ فرمائیں

میں خاص طور پر دین سے اخلاص اور محبت رکھنے والے والدین کی توجہ جامعہ احمدیہ احمد نگر کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں ۔ یہ کالج جیسا کہ تمام احباب کو معلوم ہے اپنے سلسلہ کی ضروریات کے لئے اعلےٰ دینی تعلیم کے لئے مخصوص ہے ۔ جس میں انٹرنس پاس طلباء داخل کئے جاتے ہیں ۔ جو چار سال میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کر کے اور پھر دو سال جامعۃ المبشرین میں پڑھ کر فارغ التعلیم مبلغین سلسلہ بنتے ہیں ۔ یہ خدمت اگر کسی کو خدا توفیق دے تو صرف سعادت مند لوگوں کے حصہ میں آ سکتی ہے ۔ بشرطیکہ پورے اخلاص کے ساتھ اپنی زندگی دینی کاموں کے لئے وقف رکھتے ہوں ۔ ہماری کوشش یہ ہے کہ مولوی فاضل کے ساتھ اگر وہ بی ۔ اے نہیں تو کم از کم ایف ۔ اے ۔ بھی پاس کر لیں ۔ اس کے بعد ان کی اپنی کوشش پر منحصر ہے ۔ کہ وہ بی ۔ اے اور ایم ۔ اے کی تعلیم بھی حاصل کر لیں ۔ اس لئے جو دوست احمدیت کے لئے ایثار اور تڑپ رکھتے ہیں ۔ ان کی خدمت میں میں عرض کرتا ہوں کہ وہ انٹرنس پاس بچوں کو اس کالج میں داخل کروائیں ۔ جو دوست توفیق رکھتے ہیں کہ وہ اپنی گرہ سے تعلیم کا خرچ ادا کریں ۔ تو وہ بے شک نور علیٰ نور ہے ۔ لیکن مالی کمزوری کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جامعہ میں مالی امداد کا بھی کچھ حد تک انتظام ہے جو طالب علم کی تعلیمی حالت اور والدین کی مالی حالت کے مطابق کیا جاتا ہے ۔ دین سے محبت رکھنے والے والدین امید ہے کہ اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دیں گے ؛

نیا داخلہ انٹرنس کے امتحان کے معاً بعد شروع ہو جائے گا ۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

مجلس مشاورت کا اجلاس ۱۱ تا ۱۳ شہادت ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ اپریل ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ منعقد ہو رہا ہے ۔ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنی جماعت کے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد سے جلد دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

بقیہ لیڈر ص ۳

۲۴ ، ۲۵ مارچ ۱۹۵۲ء کو یہی احراری سرگودھا میں کانفرنس کر رہے ہیں ۔ اور جیسا کہ اشتہار میں ظاہر کیا گیا ہے مسلم لیگ کے ذمہ وار عہدےدار اس کی صدارت فرما رہے ہیں ۔

زعمائے مسلم لیگ اور حکومت پنجاب اچھی طرح جانتی ہے کہ احراریوں کی ان کانفرنسوں میں کیا ہوتا ہے کیا ہم امید کریں کہ پہلے نہیں تو اب زعمائے مسلم لیگ اور حکومت اپنا فرض پہچانیں گے ۔ اور پنجاب کی سب سے بڑی عدالت کے چیف جسٹس مسٹر منیر اور مسٹر جسٹس عطا محمد جان پر مشتمل بنچ کا یہ فیصلہ ان کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ثابت ہوگا ؛

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۲۲ مارچ ۱۹۵۳ء

کیا احراریوں کو ملک میں بدامنی پھیلانے کی اجازت دی جاتی رہیگی؟

احراریوں کے اشتہار کے بموجب سرگودہا میں ۲۴-۲۵ مارچ بروز سوموار منگل استحکام پاکستان احرار کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس کی صدارت جیسا کہ اس اشتہار سے معلوم ہوتا ہے۔ جو ہفت روزہ "بیباک" سرگودہا نے اپنے ۸ مارچ کے پرچہ میں ایک نوٹ میں درج کیا ہے۔ صدر ڈسٹرکٹ مسلم لیگ فرمائیں گے۔ اس کے متعلق سرگودھا کے ایک احمدی نے صدر صوبہ مسلم لیگ سے استفسار کیا ہے۔ جو الفضل ۲۰ مارچ ۱۹۵۲ء کے صہ پر شائع ہوا ہے۔

زعمائے مسلم لیگ اور حکومت کو اب اچھی طرح علم ہو چکا ہوا ہے۔ کہ احراریوں کی استحکام پاکستان کانفرنسوں میں کیا ہوتا ہے۔ اور احراری مقررین اپنی تقریروں سے استحکام پاکستان فرماتے ہیں یا پاکستان کی جڑیں کھوکھلی کرتے ہیں۔

قطع نظر اس کے کہ احراری مقررین ذومعنی باتیں کر کے جو بظاہر پاکستان کے حق میں معلوم ہوتی ہیں۔ بدیہہ اشاروں میں عوام کو قیام پاکستان کے خلاف تلقین کرتے ہیں۔ وہ اپنی ان تقریروں میں صاف صاف لفظوں میں احمدیوں کے خلاف عوام کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے اکساتے ہیں۔ اور ان کو جان و مال کا نقصان پہونچانا کار ثواب بتاتے ہیں۔ جن سے مشتعل ہو کر بعض مقامات پر بعض سرپھروں نے احمدیوں کو قتل بھی کر دیا ہے۔ چنانچہ اوکاڑہ میں غلام محمد احمدی کو ایک شخص اشرف نے احراریوں کی ایسی ہی تقریروں سے مشتعل ہو کر قتل کر دیا۔ لاہور ہائیکورٹ کے چیف جسٹس مسٹر منیر اور مسٹر جسٹس عطا محمد جان نے اس مقدمہ کے ضمن میں ایک اپیل میں واقعات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

یکم اکتوبر ۱۹۵۰ء کو مولوی نورالدین سات مرزائیوں کے ہمراہ مرزائیت کی تبلیغ کے لئے چک ۵ میں گئے۔ جہاں ان آٹھ مرزائیوں کو مسلمانوں نے گھیر لیا۔ ان پر کیچڑ پھینکی۔ ان کے مونہہ کالے کئے۔ یہ لوگ وہاں سے بھاگ کر اوکاڑہ ریلوے سٹیشن پہونچے۔ اس واقعہ کی پولیس کو اطلاع دی گئی اور ایک شخص مولوی فضل الٰہی کو زیر دفعہ ۱۴۷ اور ۳۴۲ تعزیرات پاکستان گرفتار کیا۔ اس گرفتاری کے خلاف احتجاج کے طور پر اوکاڑہ میں ہڑتال ہوئی اور ۳ اکتوبر ۱۹۵۰ء کی رات کو ایک جلسہ عام ہوا جس میں کئی ہزار آدمیوں نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں کئی تقریریں کی گئیں۔ پیر شاہ ایس آئی نے اس جلسہ کی روئداد قلمبند کی۔ ایک مقرر نے نوجوانوں کو تلقین کی۔ کہ وہ مرزائی لعنت سے مسلمانوں کو نجات دلائیں اگلے روز اپیل کنندہ محمد اشرف نے جو جلسہ میں موجود تھا ایک چاقو لیا۔ اور ایک احمدی مدرس غلام محمد کا چک نمبر ۳/۴۸ آر سے اوکاڑہ تک تعاقب کیا۔ راستہ میں نہر پر اس کے چاقو مارا۔ جس سے غلام محمد سخت زخمی ہوا اور تھانہ لے جاتے جاتے راہی ملک عدم ہو گیا۔ . . . .

اس ضمن میں اس امر کا اضافہ بے محل نہ ہو گا۔ کہ گرفتاری کے بعد محمد اشرف نے ایک مجسٹریٹ کے سامنے اپنے بیان میں اقبال جرم کرتے ہوئے کہا کہ تین سال قبل غلام محمد نے مجھ سے سائیکل مانگی جو اس سے کھو گئی۔ پنچائت نے فیصلہ کیا کہ غلام محمد غریب آدمی ہے۔ اس لئے اسے معاف کر دیا جائے۔ اس کے بعد میرا اس کا یہاں آنا جانا رہا۔ ۳ اکتوبر کو جلسہ عام ہوا۔ جس میں ایک مقرر نے کہا کہ مرزائی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرتے ہیں۔ انہوں نے للکارا۔ جو جوان مسلمانوں کو مرزائی لعنت سے نجات دلائیں گے وہ اپنے ہاتھ کھڑا کریں۔ جلسہ میں علم الدین غازی کا تذکرہ بھی کیا گیا۔ میں نے اس سے قبل بھی غازی علم الدین شہید کی سوانح حیات پڑھی تھی۔ اور ان کے مزار پر بھی حاضر ہوا تھا۔ رات بھر میرے دماغ میں وہ تقریریں گونجتی رہیں۔ اگلے دن میں ماسٹر غلام محمد کی تلاش میں نکل گیا۔ گاؤں میں میں نے ایک سپاہی سے دریافت کیا کہ کیا رسول اکرم صلعم کے زمانہ میں کوئی کافر بچوں کو پڑھاتا تھا۔ انہوں نے کہا نہیں۔ پھر میں نے کہا کہ یہ مرزائی کیوں ہمارے گاؤں میں رہتا ہے۔ زمین الاٹ کرا رکھی ہے اور بچوں کو پڑھاتا ہے اس کے بعد میں نے اسے دو میل کے فاصلہ پر جا لیا۔ دھکا مار کر اسے گرایا اور چاقو سے حملہ کر دیا۔ وہ رجباہ میں کود گیا۔ میں نے پانی میں بھی اس کے چاقو مارے۔ اس وقت کچھ آدمی آ گئے۔ اور انہوں نے مجھے روکنا چاہا۔ میں نے ان سے کہا کہ میں کافر کو مار رہا ہوں اس کے بعد میں اسے چھوڑ کر اوکاڑہ چلا گیا۔ . . . . . . موجودہ مقدمہ میں ہم اس امر کو نظر انداز نہیں کر سکتے کہ اقدام قتل کسی بدنیتی کی وجہ سے نہیں کیا گیا۔ مجرم ایک نوجوان آدمی ہے اور اس کے ذہن نشین کرا دیا گیا تھا۔ کہ مرزائی کا قتل اس کا مذہبی فریضہ ہے۔ اور اس قتل سے دینی نقطۂ نظر سے اس کا مرتبہ بلند ہو جائے گا۔ ۳ اکتوبر کے جلسہ عام میں جو تقریریں ہوئیں۔ ان میں مرزائیت کو اسلام کے لئے مصیبت قرار دیا گیا۔ جس صورت میں کوئی نوجوان اپنے بزرگوں کے زیر اثر آ کر اقدام قتل کرتا ہے۔ ہم نے کبھی اسے سزائے موت کا مستوجب نہیں گردانا۔ اس صورت میں بھی اشرف کے ساتھ کیوں امتیازی سلوک برتا جائے۔ اس لئے ہم موجودہ سزا میں اضافہ کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ہم نے یہ کلیہ بنا دیا ہے۔ اس قسم کے جرم کے اعادہ کو جس سے مذہب بدنام ہو اور دنیا کو تمسخر اڑانے کا موقعہ ہاتھ آئے ممکن ہے ہم دوسرے رنگ میں لیں اور مجرم کو قتل کی حسب معمول سزا دیں۔" (زمیندار ۱۹ مارچ ۱۹۵۲ء)

اس فیصلہ کی صحت میں ہمیں کلام نہیں ہے۔ بلکہ اس سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ احراری مقررین کی تقریریں ملک میں کس قسم کی فضا پیدا کر رہی ہیں اور زعمائے مسلم لیگ اور مسلم لیگی حکومت کی آنکھیں اگر وہ اب تک بند ہیں کھولنے کے لئے پنجاب ہائیکورٹ کے بنچ کا یہ فیصلہ کافی ہے۔ ہمیں اس وقت بطور مدیر الفضل اس بات سے دلچسپی نہیں ہے کہ اشرف ملزم کو کیا سزا دی گئی ہے۔ بلکہ ہمارا تو یہ خیال ہے کہ ملک ایسا نوجوان جو احراری مفسدوں کی تقریروں سے مشتعل ہو کر ایسے شنیع فعل کا مرتکب ہوتا ہے بڑی حد تک قابل رحم ہے۔ کیونکہ وہ تو ان لوگوں کا صرف آلہ کار تھا اصل مجرم تو وہ زہر چکاں مقررین ہیں۔ جو اس کو غلط بیانیوں افتراپردازیوں اور کذب بیانیوں سے مسحور کر کے اتنا مشتعل کر دیتے ہیں۔ کہ اس کا دماغی توازن ہی قائم نہیں رہتا۔ اور وہ اس سحر کے اثر میں ایسے افعال کر گزرتا ہے۔ کہ اگر وہ پورے ہوش میں ہوتا۔ تو کبھی نہ کرتا۔ چنانچہ ملزم کا اقبال جرم سے بعد میں انحراف ثابت کرتا ہے کہ جو کچھ اس نے کیا۔ وہ زیادہ تر اسی اثر کے ماتحت کیا۔ جو تقریروں سے اس پر ہوا تھا۔ ورنہ وہ ایسا کام ہرگز نہ کرتا۔ جس کی سزا بھگتنے کے لئے اپنے ہوش کے لمحوں میں وہ تیار نہیں تھا۔ بے شک اس کے فعل شنیعہ کی اس کو سزا ملنی چاہیئے تھی۔ اور سزا دی گئی ہے۔ وہ قتل عمد کا مرتکب ہوا ہے۔ مگر قانون اس کو رعائت دیتا ہے۔ کیونکہ وہ دوسروں کے ہاتھ میں آلہ کار بن گیا تھا۔

سوال اب یہ ہے کہ کیا ایسے لوگوں کے لئے ہمارے قانون میں کوئی سزا نہیں ہے جو ایسے سادہ لوح اور نادان لوگوں کو اپنی شعلہ فشاں تقریروں سے مسحور کر کے قتل و غارت جیسے شنیع جرائم کے ارتکاب پر اکساتے ہیں۔ اور ان کو اتنا پاگل بنا دیتے ہیں کہ ارتکاب جرم تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔

یہی نہیں اس سے بھی اہم سوال یہ ہے کہ کیا زعمائے مسلم لیگ اور حکومت نے کوئی عبرت حاصل کی ہے؟ کیا حکومت ان دس بیس احراری مقرروں کو جو دہ دہ اور قریہ قریہ پھر کر اس قسم کی آتش زنی اور سرپھرے نوجوانوں کی ذہنیتوں کو مسموم کرتے پھرتے ہیں روک نہیں سکتی؟ کیا عطاء اللہ شاہ بخاری۔ محمد علی جالندہری اور احسان احمد شجاع آبادی ملک کے ایسے ستون ہیں جن کے سہارے پر قیام و استحکام پاکستان کی چھت کھڑی ہے کہ اگر ان کو ذرا ہلایا گیا۔ تو وہ بھی نعوذ باللہ زمین پر آ رہے گی۔ کیا پاکستان ان کے ذریعہ حاصل کیا گیا ہے؟ اگر یہ لوگ مسلمانوں کی ایسی ہی مقدس اور مقبول عام ہستیاں تھیں جیسا کہ اب مسلم لیگی زعما اور ارباب حکومت شائد ان کو سمجھنے لگے ہیں تو پھر پاکستان کیوں بن گیا ہے؟ اگر یہ لوگ ایسے تھے تو چاہیئے تو یہ تھا کہ پاکستان نہ بن سکتا۔ پھر مسلم لیگی زعما اس وقت ان کے خلاف کیوں لڑے تھے۔ اس وقت وہ کیوں ان کے جلسوں کی جا جا کر صدارتیں نہیں کرتے تھے؟ اس کو بھی جانے دیجئے کیا کوئی بڑے سے بڑا مسلم لیگی لیڈر بھی یہ حق رکھتا ہے۔ کہ وہ ایسی اشتعال انگیزی کرے۔ کہ کوئی سرپھرا اس سے متاثر ہو کر کسی کو قتل کر دے۔ کیا حکومت کا فرض نہیں ہے۔ کہ ایسے مقرر کی زبان پکڑے؟

(باقی دیکھیں صہ پر)

داغِ ہجرت کا الہام

از حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے حال ہی میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے ارشاد پر اور درویشان قادیان کی سعی سے قادیان سے ایک ہفت روزہ اخبار "بدر" کے نام سے شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ اس اخبار کا دوسرا پرچہ (۷ر مارچ) بہت سے قابل قدر مضامین پر مشتمل ہے ——— ذیل کا مضمون اسی اخبار سے شکریہ کے ساتھ نقل کیا جاتا ہے۔

"داغِ ہجرت کا الہام بھی تو ہے"

یہ وہ الفاظ ہیں جو میں نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے بلا واسطہ براہ راست سنے اور پچاس برس سے میرے دل و دماغ میں محفوظ اور منقوش چلے آ رہے ہیں۔ اور آج بھی جب میں عالم خیال میں اس مجلس میں ہوتا ہوں تو ان پاک کلمات کی گونج میرے کان محسوس کرنے لگتے ہیں

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب "مقدمۂ دیوار" والی دیوار کی وجہ سے جماعتی کاموں میں روک پڑنے لگی۔ مہمانوں کو مختلف قسم کی تکالیف کا سامنا ہوا۔ فرائض دینی کی ادائیگی میں مشکلات حائل ہوئیں۔ مقدمہ لمبا ہوتا گیا۔ تو سیدنا حضرت اقدس مسیحِ پاک علیہ الف الف صلوٰۃ والسلام نے احباب کے مشورہ سے تجویز فرمائی۔ کہ ضلع کے حاکم اعلےٰ کے پاس ایک وفد بھیجکر اپنی مشکلات اور تکالیف پیش کر کے ان کے ازالہ کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ جماعت کے معزز احباب کی ایک فہرست مرتب کی گئی۔ جس میں بڑے بڑے زمیندار۔ تجار اور ملازمت پیشہ اصحاب شامل تھے۔ اور ان سب کو اطلاعات بھجوائی گئیں تاکہ وہ وقت و تاریخ مقررہ پر پہنچنے کے لئے تیار ہو سکیں۔

حسنِ اتفاق سے صاحب ضلع کے دورہ کا اعلان ہوا۔ جس میں ایک یا دو دن کا مقام ہرچووال متصل قادیان کے نہری بنگلہ پر مقرر تھا۔

حضور کو جب اس بات کا علم ہوا۔ تو اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے اسی مقام پر وفد کے پیش کئے جانے کی تجویز کو پسند فرمایا۔ چنانچہ وفد کے نامزد اصحاب کو اطلاعات بھجوا دی گئیں۔ جو تاریخ مقررہ سے پہلے قادیان پہنچ گئے۔ اور سیدنا حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت و ملاقات کی سعادت کے بعد ڈپٹی کمشنر صاحب کے روبرو پیشی کے لئے اپنی جماعت کی مشکلات و تکالیف بیان کرنے کے متعلق ہدایات وغیرہ لے کر یہ وفد بسر کردگی۔ حضرت حافظ حاجی حکیم فضل دین صاحب بھیروی یکوں پر سوار ہو کر ہرچووال کے نہری بنگلہ پر گیا۔ قافلہ کی ترجمانی کے لئے متفقہ طور سے محترم حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم منتخب کئے گئے[1] جنہیں اس زمانہ میں عموماً ایسی خدمات کی انجام دہی کا شرف میسر تھا۔ اور ضرورت کے وقت اعلےٰ حکام اور افسران پولیس و سول کو جماعتی و انفرادی معاملات کے سلجھانے اور بنانے بنوانے میں وہ اپنی مثال آپ ہی تھے۔ اور وہ گویا وفد کی زبان تھے۔ وفد گیا اور غیر متوقع طور پر جلد لوٹ آیا۔ جس کی وجہ سے اہالیان قادیان حیرت میں تھے۔ ممبران وفد سے دریافت کرنے کی بھی بعض دوستوں نے کوشش کی۔ دوسری طرف فوراً ہی سیدنا حضرت اقدس کے حضور وفد کی واپسی کی اطلاع دی گئی۔ اور حضور بہت جلد گول کمرہ میں تشریف فرما ہوئے جہاں معزز ممبران وفد عرض حال کی غرض سے جمع تھے۔

میں وفد کے ساتھ نہ تھا۔ لہٰذا میں نے جو کچھ سنا اور دیکھا اس کا خلاصہ اور مفہوم یہ ہے کہ:۔

> حضرت کے حضور عرض کیا گیا کہ ابھی ہم لوگ بنگلہ سے کافی فاصلہ پر ہی تھے کہ صاحب بہادر نے دیکھکر بڑبڑانا شروع کر دیا۔ بہت کچھ بولا اور غیض وغضب کا مظاہرہ کیا۔
>
> "تم لوگ ہم پر رعب ڈالنے آئے ہو۔ ہم تم کو خوب جانتے ہیں۔ تمہیں سیدھا کر دیا جائے گا۔ ابھی چلے جاؤ ورنہ گرفتار کر لئے جاؤ گے" اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کو جو ان کے ساتھ ہی دورہ میں تھا کہا کہ ان لوگوں کا انتظام ہونا چاہیئے یہ بہت دلیر ہو گئے ہیں وغیرہ وغیرہ"

سیدنا حضرت اقدس دستار مبارک کا شملہ دہن مبارک کے سامنے کئے یہ باتیں سنتے رہے۔ میں نے دیکھا کہ حضور کے رخ مبارک پر گہرے رنج کے آثار نمایاں ہو رہے تھے۔ افسوس کہ اس وقت کی کیفیت کو لفظوں میں بیان کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں، ورنہ اس احساس غم اور حزن کا جو نقشہ اور سماں میرے دماغ میں ہے وہ بہت زیادہ ہے۔ یہ سب کچھ حضور کو اپنی ذات کی وجہ سے یا کسی جائداد یا مال کے نقصان کی وجہ سے نہ تھا۔ بلکہ مخلص، معزز اور پیارے مہمانوں کے ساتھ بدسلوکی کی وجہ سے تھا۔ جو حضور کے حکم بلکہ اشارہ پر اپنے کاروبار کو چھوڑ کر لبیک کہتے ہوئے حاضر خدمت ہوئے تھے۔ مہمانوں کے ساتھ حضرت اقدس کا حسن سلوک کوئی چھپی لکی بات نہیں کہ میں اس کو دہراؤں نہ صرف اپنے بلکہ پرائے بھی ہمیشہ حضور پُر نور کے اوصاف حمیدہ اور اخلاقِ کریمانہ کے مداح و ثناخواں چلے آ رہے ہیں۔

الغرض وفد کے بیانات سننے کے بعد میں نے دیکھا کہ لمحہ بھر کے لئے حضور پُر نور کسی گہری سوچ میں خاموش رہے اور پھر حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب بھیروی (حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ) کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

> مولوی صاحب اس صورت میں تو ہمارا کام رک جائے گا کیونکہ جب ہمارے لئے امن ہی نہ ہو گا۔ تو کام کیسے چلے گا۔ مہمانوں یا مذہبی تحقیق کرنے والوں کے واسطے آرام، سہولت اور آزادی نہ رہی تو ہمارے ہاں آئے گا کون۔ کیونکہ ڈپٹی کمشنر کا ایسا رویہ ہمارے مخالفوں کو اور بھی دلیر بنا دیگا پہلے ہی وہ ہمارے مہمانوں کو بات چیت پر تنگ کرتے اور لوٹتے رہتے ہیں یہ تو اخلاص ہے ہمارے دوستوں کا کہ وہ مخالفوں کی بدخلقیوں اور سختیوں کو برداشت کر لیتے ہیں۔

اسی سلسلہ میں حضور نے ایک دلسوز اور رقت آمیز لہجہ میں فرمایا "مولوی صاحب!

"داغِ ہجرت کا الہام بھی تو ہے"

> جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے لئے بھی ہجرت مقدر ہے۔

حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان کلمات طیبات کو سن کر حضرت حکیم الامۃ مولانا نورالدین صاحب رضؓ نے عرض کیا کہ حضور بھیرہ میں ہمارے مکانات موجود ہیں۔ وہاں ہر طرح آرام اور سہولت رہے گی۔ اسی طرح چوہدری حاکم علی صاحب رضؓ چک پنیار ضلع گجرات نے بھی اپنے وطن کی پیشکش کی۔ اور وہاں کی سہولتوں کا ذکر کیا۔ ایسے ہی غالباً کسی تیسرے مخلص دوست نے بھی پیش کش کی۔ مگر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی قدر سکوت کے بعد فرمایا:۔

"اچھا جب اذن ہوگا"

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

اس تاریخی واقعہ پر آج نصف صدی سے زائد عرصہ گذرتا ہے۔ جن اصحاب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان مبارک سے "داغ ہجرت" کا الہام سنا وہ اب غالباً چند ہی بزرگ ہوں گے

میرا منشاء اس تاریخی واقعہ کو بیان کرنے سے یہ ہے کہ یہ تفصیل بھی مستقل طور پر سلسلہ کی تاریخ میں محفوظ ہو جائے اور قادیان کے وہ احباب جن کو اس خدائی تقدیر کے ماتحت داغ، ہجرت لگ چکا ہے وہ ہجرت کے اصل مقصد کو سمجھیں۔ بے شک الٰہی قانون کہ من یھاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغماً کثیراً وسعۃ کے ماتحت خدا تعالےٰ نے ایسے مہاجرین کو تکالیف کے بعد کئی قسم کی وسعت و آرام عطا کیا ہے۔ لیکن کیا ہمارے آقا مسیحِ پاک علیہ السلام اس غرض کے لئے ہجرت کرنے کے لئے تیار ہوئے تھے کہ آپ کو اور آپ کی جماعت کو مالی وسعت یا جانی آرام میسر ہو یا اب جب ہمارے موعود خلیفہ و امام ایدہ اللہ نے اپنی جماعت کے ساتھ ہجرت فرمائی ہے تو کیا اس کا یہی مقصد تھا؟ اوپر کے بیان کردہ واقعہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا ہرگز نہ تھا۔ بلکہ ہجرت کی اصل غرض اعلائے کلمۃ اللہ تھی۔ اور ان روکوں اور مشکلات کو اٹھانا تھا۔ جو دین کی اشاعت اور ترقی کی راہ میں حائل تھیں۔ یا جن کے حائل ہونے کا امکان تھا۔

---

[1] نوٹ:۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے اپنے ایک مکتوب میں اس واقعہ کا مندرجہ ذیل الفاظ میں ذکر کیا ہے (ایڈیٹر)

"جب (مرزا) امام الدین (صاحب) وغیرہ نے دیوار کھڑی کر دی تھی۔ اس وقت مقدمہ سے قبل اتفاقاً ڈپٹی کمشنر گورداسپور اور ڈی۔ ایس۔ پی کا دورہ ہرچووال میں ہوا۔ ان کا کیمپ نہر کو پار کر کے کوٹھی میں تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک ڈیپوٹیشن (وفد) ان کے پاس بھیجا۔ اس میں پچاس کے قریب احباب شریک تھے۔ حضرت حکیم فضل دین صاحب عملاً امیر تھے۔ اور مجھ کو گفتگو کرنے کے لئے ارشاد تھا۔

ان ایام میں حکام سے ملنے ملانے کا کام مجھ سے لیا جاتا تھا۔ بقیہ حاشیہ صفحہ ۵ پر

اے میرے بزرگو۔ دوستو اور عزیزو۔ جن کو خدا تعالیٰ نے ہجرت کی توفیق دی ہے۔ میری آپ سے یہ درخواست ہے۔ کہ ہر وقت اس غرض اور مقصد کو اپنے پیش نظر رکھیں۔ جس کے لئے ہمارے مقدس آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہجرت کرنے کا ارادہ فرمایا۔ اور جو عملاً حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے زمانہ میں اختیار کی گئی۔

بے شک اپنے وعدہ کے مطابق ہجرت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ آپ کو دنیاوی نعمتیں اور وسعتیں اور مراغم کثیرہ بھی عطا فرما رہا ہے۔ اور آئندہ بھی اس سے زیادہ عطا فرمائے گا۔ لیکن یہ سب کچھ تبھی بابرکت ہو سکتا ہے۔ کہ ہجرت کی اصل غرض اور مدعا یعنی اشاعت دین اور اعلائے کلمۃ اللہ پیش نظر رہے۔

"داغ ہجرت" کے الہام کے پورا ہونے سے جہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مماثلت و صداقت بڑی شان سے ثابت ہوتی ہے۔ وہاں جماعت پر بہت اہم ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہمیں ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں ان انعامات اور برکات کا حقیقی اور دائمی طور پر وارث بنائے۔ جو اس کے ازلی قانون کے ماتحت مہاجرین فی سبیل اللہ کے لئے مقدر ہیں۔ آمین ثم آمین۔

احباب کرام جہاں ہجرت کے نتیجہ میں بعض افراد جماعت مہاجر کہلائے۔ وہاں ان میں سے بعض افراد کو انصار ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ہاں وہ افراد جن کے اسلاف کے ایسے ہی افراد کے متعلق خدا تعالیٰ کے کلام میں آووا و نصروا وارد ہوا۔ اس لئے ضرور ہے۔ کہ یہ انصار بھی اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلیں۔ ہاں ان انصار کے جن کے سنہری کارناموں سے آج تاریخ اسلام روشن ہے اگر آج ہمیں بھی ان کی مثال بننا ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ ہم بھی ان جیسی خدمات بجا لائیں۔ اور ان جیسی قربانی مالی اور جانی ادا کریں۔ کوئی شخص خدا کا پیارا اور محبوب نہیں بن سکتا۔ جب تک کہ اس کی راہ میں سب کچھ قربان نہ کر دے۔ ان انصار کی زندگی پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالو۔ ہجرت کے بعد ان کے بے وطن بھائی ان کے پاس آتے ہیں۔ تو وہ اپنے گھر مال مویشی وغیرہ سب کچھ ان کے سامنے پیش کر دیتے ہیں۔ وہ ایک انصاری ہی تھے۔ جو جنگ میں زخمی ہو کر جان توڑ رہے تھے۔ اور کسی مسلمان نے آگے بڑھ کر ان سے دریافت کیا۔ کہ کیا کوئی پیغام ہے۔ جو میں آپ کی طرف سے آپ کے عزیزوں اور رشتہ داروں تک پہنچا دوں۔ تو انہوں نے کہا۔ ہاں ایک ضروری پیغام میں اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو پہنچانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ آپ انہیں کہہ دیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک خدائی امانت ہیں۔ جو ہمارے پاس ہے۔ جب تک ہم زندہ رہے۔ ہم نے اس کی حفاظت کی۔ اب یہ مقدس امانت تمہارے سپرد ہے۔ اس لئے دیکھنا۔ اس کو اپنی جانوں سے زیادہ عزیز رکھنا۔ اور اس کے لئے کسی قربانی سے بھی دریغ نہ کرنا۔

اسی طرح جنگ بدر کے لئے مدینہ سے نکلتے وقت جب حضور صلعم اپنے صحابہ رضی سے مشورہ طلب فرما رہے تھے۔ اور بار بار فرماتے تھے۔ کہ لوگو مشورہ دو۔ تو انصار سمجھ گئے۔ کہ حضور کا روئے سخن ان کی طرف ہے۔ چنانچہ ان میں سے ایک انصاری نے جو پُر اخلاص کلمات اپنے منہ سے نکالے۔ ان کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ انہوں نے عرض کیا۔

یا رسول اللہ شاید حضور کی مراد ہم سے ہے۔ مگر ہمارے جذبات بھی مہاجرین سے کم نہیں۔ اور یا رسول اللہ شاید حضور کا اشارہ اس معاہدہ کی طرف ہے۔ جو حضور صلعم کی تشریف آوری پر ہم نے کیا تھا۔ لیکن اس وقت ہم حضور کے مقام کو نہ پہچانتے تھے۔ یا رسول اللہ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے۔ اور بائیں بھی۔ آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی۔ اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک کہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا آگے نہ بڑھے۔"

یہ پُر اخلاص کلمات سن کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چہرہ مبارک خوشی سے تمتما اٹھا۔

دوستو! یہ صرف زبانی ہی بات نہ تھی۔ بلکہ اس کے پیچھے وہ سالہا سال کا عمل تھا۔ جس نے ان کے ایک ایک لفظ پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ آخر ان کے اخلاص اور قربانی کا نتیجہ ہی تو ہے۔ کہ خدا نے عرش سے فرمایا۔

" رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ "

"خدا ان سے راضی ہوا۔ اور وہ خدا سے راضی ہو گئے"۔ یہ سرٹیفکیٹ کچھ کم نہیں۔ لیکن یہ کیسے ملا؟ سب کچھ کھو دینے کے بعد۔ پس ہم بھی اس مقام کو حاصل نہیں کر سکتے۔ جبکہ ہم بھی اپنی جان مال عزت و آبرو اسی کی راہ میں قربان نہ کر دیں۔ آپ لوگوں کو یہ موقع میسر آیا۔ کہ نائب الرسول آپ میں مہاجر بن کر آیا۔ اب آپ کا بھی فرض ہے۔ کہ آپ انصار بن کر دکھا دیں۔ اور اس موقع کو غنیمت سمجھیں۔ کہ ایسے وقت ہمیشہ نہیں آیا کرتے۔ نہایت خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ایسا وقت پاتے ہیں۔ پھر جو ان مواقع سے فائدہ اٹھائیں گے۔ بہت کچھ حاصل کریں گے۔ اور جو اپنے نفس کی سستی اور غفلت میں ان قیمتی ایام کو گذار دیں گے۔ آخر کو پچھتائیں گے۔

ایک سچے مومن کے لئے خدمت دین اور تبلیغ حقہ سے بڑھ کر اور کوئی دلچسپ مشغلہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اور اس کے لئے ضروری نہیں۔ کہ آدمی اپنے جملہ کاروبار کو چھوڑ دے۔ بلکہ "دست باکار اور دل بایار" کے طور پر اپنے کام کاج میں مصروف دین اسلام کی خدمت کرنا اور تبلیغ میں لگا رہنا کچھ مشکل نہیں۔ اور خلیفہ برحق کی آواز پر مال جان اور وقت کی قربانیوں کے لئے تیار رہنا آپ کے مراتب روحانیہ میں ترقی دینے کا موجب ہے۔ پس ایک عزم صمیم لے کر آگے بڑھیں۔ آپ لوگوں کے سپرد بہت بڑا کام ہے۔ جو مسلسل محنت اور پیہم جدوجہد کے بغیر پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا۔ اگر آپ ایسا کریں گے۔ تو پہلے انصار کی طرح آپ کو بھی یہی خطاب ہوگا۔ کہ

بے شک لوگ دنیا کا مال و منال لے کر اپنے گھر آئے۔ لیکن آپ لوگ خدا کے رسول اور اس کے نائب کے ساتھ گھر آئے۔

پس ہجرت کیا ہے۔ ایک نعمت ہے۔ ہر دو فریق یعنی مہاجرین و انصار کے لئے لیکن اصل بات تو یہ ہے۔ کہ ہر شخص جب اس مقام کو حاصل کرلے۔ حقیقی رنگ میں مہاجر بن جائے۔ اور اپنے تئیں انصار کے رنگ میں رنگین کرلے۔ یہ زندگی چند روزہ ہے۔ عیش و عشرت میں گزرے ہوئے ایام بھی آخر کو تمام ہو جاتے ہیں۔ بقول آقائے نامدار "شب تنور گذشت و شب سمور گذشت" لیکن جس نے اس وقت زادِ راہ جمع کر لیا۔ اسے آئندہ زندگی میں یہی کام آسکتا ہے۔ اور جس نے اس وقت سستی کی۔ وہ آخرت میں حسرت سے کفِ افسوس ملے گا۔ مومن اپنے وقت سے پورا فائدہ اٹھاتا ہے۔ اور موقع کو غنیمت سمجھتا ہے۔ کیونکہ دوسرے کی کوتاہ نظر اس انجام پر نہیں ہوتی۔ اس لئے نام کے مہاجر بننے اور نام کے انصار کہلانے میں کچھ فائدہ نہیں۔ جب تک کہ مہاجرین و انصار کی روح رگ و پے میں سرایت نہ ہو۔ اور ان جیسے اعمال سرزد نہ ہوں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ خدا کا خاص فضل اور اس کی عنایت ہے۔ کہ ہمارے زمانہ میں یہ وقت آیا۔ اور ہمیں زمانہ گذشتہ کی طرح دونوں قسم کی خدمات کرنے کا موقع ملا۔ خدا کرے کہ ہم اس میں پورے اتریں۔ اور آسمان پر بھی ان ناموں سے پکارے جائیں۔ آمین۔

آج میں بھی ان انصار کی زبان بن کر انہی الفاظ کو دوہراتے ہوئے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ کہ جب تک یہ الٰہی امانت ہمارے پاس رہی۔ اور جہاں تک ہم سے ہو سکا۔ ہم نے خدمت کی۔ اب حکمت الٰہیہ کے ماتحت یہ امانت آپ کے سپرد ہے۔ نہ صرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی والمصلح الموعود ایدہ الودود کی ذات ستودہ صفات بلکہ حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی و نسل سیدہ و خواتین مبارکہ اور جملہ ارکین خاندان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بھی اس امانت میں شامل ہیں۔ اس کا حق ادا کرنا آپ لوگوں کے ذمہ ہے۔ پس دیکھنا اسے اپنی جانوں سے عزیز رکھنا۔ اور کسی قربانی سے دریغ نہ کرنا۔

درخواست دعا۔۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ خاکسار کئی دن سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار رہا ہے۔ گو پہلے کی نسبت اب کچھ افاقہ ہے۔ لیکن پھر بھی ابھی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ براہ کرم اپنے اس خادم کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار عباد اللہ گیانی۔

بقیہ حاشیہ صفحہ۔ بوجہ اخبار نویس ہونے کے بین الظہر والعصر وہاں گئے۔ اس وقت وہ اپنے کیمپ میں تھا۔ کوٹھی پر نہ تھا۔ اور دوسرے لوگ بھی جمع تھے مگر وہ اہل معاملہ تھے۔ جن کی تاریخیں تھیں۔ ہم سب اکٹھے ادھر کو بڑھے۔ میں حکیم فضل دین صاحب رض۔ چودھری حاکم علی صاحب رض اور بعض اور دوست آگے تھے۔ باقی سب پیچھے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب کے قریب پہنچ کر ابھی میں نے یہ کہا تھا۔ کہ ہم قادیان سے آئے ہیں۔ اور کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ اسے پہلے سے سب حالات معلوم تھے۔ اور در اصل یہ دیوار ایک سازشی تحریک تھی۔ جس میں حکومت کا ہاتھ سمجھا جاتا تھا۔ اس پر وہ سخت جوش میں آکر غصہ سے بڑھا۔ اور کہا۔ تم مجھ پر رعب ڈالنے آئے ہو۔ میں خوب جانتا ہوں۔ اور ابھی تمہارا انتظام کرنے والا ہوں (میں یہ مفہوم لکھ رہا ہوں۔ عرفانی) اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ ان لوگوں کا بندوبست کرنا چاہیئے۔ اور بڑے جوش سے کہا۔ "چلے جاؤ۔ ورنہ گرفتار کر لئے جاؤ گے"۔ میں نے کہا آپ جو ہم عرض کرنا چاہتے ہیں۔ سن تو لیں۔ اس پر غضبناک ہو گیا۔ اور ہم واپس آگئے۔ اور حضرت اقدس علیہ السلام سے سب قصہ کہہ دیا۔ آپ کو جماعت کی تکلیف کی وجہ سے تکلیف تھی۔ ڈپٹی کمشنر کی اس بے رخی پر افسوس ہوا۔ اس سلسلہ میں آپ نے اس خیال کا اظہار بھی فرمایا۔ کہ ہم کو اگر یہاں پر امن سے کام نہ کرنے دیا جائیگا تو ہم کو تو کام کرنا ہے۔ کسی اور جگہ چلے جاویں گے۔ انبیاء کو کبھی ہجرت بھی کرنی پڑتی ہے۔ اور ہمیں بہت عرصہ ہوا۔ کہ "داغ ہجرت" کا الہام ہوا تھا۔ شاید اس کا وقت آگیا ہے۔ پھر ہجرت کے مقام پر بھی کچھ گفتگو ہوئی۔ مجھے یہ اچھی طرح یاد ہے۔ کہ چودھری حاکم علی صاحب نے اپنے گاؤں میں جانے کی تجویز کی تھی۔ بہر حال اس موقعہ پر داغ ہجرت کا ذکر ہوا تھا۔ ڈپٹی کمشنر کا نام اس وقت مجھے یاد نہیں۔ پچاس برس کا زمانہ گزر گیا ہے۔ اس ضمن میں حضرت منشی محمد دین صاحب آف کھاریاں رضی اللہ عنہ نے بھی خاکسار کے سامنے اسی

قتلِ مرتد۔ محشرستانِ حکومتِ الٰہیہ کا ایک خونچکان منظر

جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ یہ مضمون منکرینِ حدیث کی طرف سے آیا ہے اس لئے جہاں تک استدلال کا انکارِ حدیث سے تعلق ہے ہم مضمون نگار سے متفق نہیں ہیں۔ (ادارہ)

(۶)

اب پھر مودودی صاحب کی اس دلیل پر غور کیجئے جس میں وہ کہتے ہیں کہ اگر قرآن میں جرم ارتداد کی سزا نہیں لکھی تو اس کے یہ معنی نہیں کہ اس کی سزا ہی مقرر نہ کی جائے اس کی سزا روایات اور فقہ نے متعین کر دی ہے۔ لیکن جو آیات اوپر لکھی جا چکی ہیں ان سے آپ نے دیکھ لیا ہوگا کہ مرتد کے معاملے میں قرآن نے واضح الفاظ میں بتا دیا ہے کہ اسلام کے بعد کفر اختیار کر لینا کوئی جرم نہیں۔ ہر شخص

ارتداد جرم ہی نہیں لہٰذا سزا کیسی؟

کو اجازت ہے کہ وہ مسلمان رہے یا اسلام چھوڑ کر کفر اختیار کر لے۔ اس لئے جب یہ چیز جرم ہی نہیں تو اس کی سزا کیسی؟ بنا بریں بات یوں ٹھہری کہ (۱) قرآن نہ تو ارتداد کو جرم قرار دیتا ہے اور (اس لئے) نہ اس کی کوئی سزا تجویز کرتا ہے۔ اس کے برعکس وہ کہتا ہے کہ جس کا جی چاہے اسلام چھوڑ کر کفر اختیار کرے۔ لیکن (۲) اس کے برعکس احادیث اور فقہ ارتداد کو جرم قرار دیتی ہیں اور اس کی سزا موت بتاتی ہیں سوال یہ ہے کہ ایسی صورت میں کس کا فیصلہ صحیح مانا جائے۔

(ا) مُلّا (اور اس گروہ کے ترجمان مودودی صاحب) کا فتویٰ یہ ہے کہ حکم روایات اور فقہ کا مانا جائے اور

(ب) ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ فیصلہ قرآن ہی کا فیصلہ ہے اور حکم اللہ ہی کا حکم ہے (ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الکافرون) (جو قرآن کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا وہ مسلمان نہیں کافر ہے)۔

باقی رہا روایات کا اور فقہ کا معاملہ سو۔

(ج) ہمارے نزدیک نہ رسول اللہؐ کوئی ایسا حکم دے سکتے تھے جو قرآن کی تعلیم کے خلاف ہو اور نہ ہی ہم ائمہ فقہ کے متعلق ایسا خیال کرتے ہیں اس لئے یہ چیزیں وضعی اور بعد کی اختراع ہیں انہیں رسول اللہؐ یا ائمہ فقہ کی طرف منسوب کرنا بڑی جرأت اور گستاخی ہے

تواتر کی سند

لیکن مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

"اگر ایسے امور بھی مشکوک ہو جائیں جن کے لئے اس قدر تسلسل اور تواتر کے ساتھ شہادتیں پائی جاتی ہیں تو معاملہ ایک دو مسائل تک محدود کہاں رہتا ہے اس کے بعد تو زمانہ گذشتہ کی کوئی چیز بھی جو ہم تک روایۃً پہنچی ہے شک سے محفوظ نہیں رہتی۔" (ص۸)

اس کے متعلق ہماری گذارش یہ ہے کہ معاملہ ایک دو سال تک جائے یا ہزار دو ہزار سال تک اصول ہر جگہ ایک ہی ہونا چاہیئے۔ یعنی جو بات قرآن کے خلاف ہے اسے ایک لمحہ کیلئے بھی قبول نہیں کیا جا سکتا اس لئے کہ ہم تک صرف قرآن محفوظ پہنچا ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے لیا ہے اس کے علاوہ اور کسی چیز کی حفاظت کا ذمہ اس نے نہیں لیا۔ اگر ہمارے پاس قرآن محفوظ شکل میں نہ ہوتا تو ہمیں بھی مجبوراً تسلسل اور تواتر کا محتاج ہونا پڑتا جس طرح دنیا کے دیگر اہلِ کتاب کے ساتھ ہوا ہے۔ لیکن جب ہمارے پاس خدا کی پاک کتاب اپنی محفوظ شکل میں موجود ہے تو تسلسل اور تواتر کا معیار اللہ کی کتاب ہو گی نہ کہ اللہ کی کتاب کو پسِ پشت ڈال کر ہمارا عمل تسلسل اور تواتر پہ ہوگا؟ اگر دین کیلئے تسلسل اور تواتر ہی کو معیار بننا تھا تو قرآن کو محفوظ رکھنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ بہرحال یہ ہیں دو مسلک جو بالکل کھلے اور واضح ہیں۔ قرآن کو چھوڑ تسلسل اور تواتر کو دین ماننے کا مسلک مودودی صاحب (اور تمام مولویوں) کا مسلک ہے اور تسلسل اور تواتر کو کتاب اللہ کے تابع رکھنے کا مسلک ہمارا مسلک ہے۔

مودودی صاحب کے نزدیک ان کا مسلک علیٰ اسلام کا مسلک ہے اور ہمارا مسلک کفر کا مسلک! اور چونکہ مسلمان ہونے کے بعد "کفر کا مسلک" ارتداد ہے اور مرتد کی سزا قتل ہے اس لئے ہماری سزا موت ہے۔

احادیث اور قتلِ مرتد

قرآن کی اس "دلیل" کے بعد مودودی صاحب نے احادیث کی رو سے قتلِ مرتد کا ثبوت پیش کیا ہے۔ اس باب میں ہمیں کسی بحث میں الجھنے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ قرآن کے ایسے واضح احکام کے بعد کوئی چیز جو قرآن کے خلاف جاتی ہو اس قابل نہیں ہو سکتی کہ اسے درخورِ اعتنا سمجھا جائے۔ یوں بھی روایات سے کیا ثابت نہیں کیا جا سکتا! جس مقصد کے لئے ہم نے اس حصے کا ضمنی ذکر چھیڑا ہے وہ کچھ اور ہے۔ عام طور پر لوگ پوچھا کرتے ہیں کہ اس چیز کی کوئی بین مثال پیش کرنی چاہیئے کہ روایات میں ایسی چیزیں بھی ہیں جو قرآن کی تعلیم کے صریح خلاف جاتی ہیں۔ اس کی مثال مودودی صاحب کی پیش کردہ احادیث سے مل سکے گی۔ اس حدیث میں مذکور ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ:۔

"کسی مسلمان کا خون حلال نہیں الا یہ کہ اس نے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کیا ہو یا مسلمان ہونے کے بعد کفر اختیار کیا ہو یا کسی کی جان لی ہو۔" (ص۱۷)

اس حدیث میں تین باتوں میں سے دو باتیں ایسی ہیں جو قرآن کے احکام کے یکسر خلاف ہیں۔ ایک تو قتلِ مرتد جس کے متعلق قرآنی آیات سابقہ صفحات میں آپ کی نظر سے گذر چکی ہیں۔ دوسرے زانی کا قتل (رجم یا سنگسار) قرآن نے زانی مرد اور زانیہ عورت کی سزا سو سو دُرّے مقرر کی ہے۔ بالکل واضح اور صریح الفاظ ہیں۔ اس میں شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کا کوئی فرق نہیں لیکن روایات میں شادی شدہ زانی کی سزا رجم (سنگسار) لکھی ہے۔ یعنی قرآن کچھ سزا مقرر کرتا ہے اور روایات اس کے بالکل برعکس دوسری سزا بتاتی ہیں۔ جب یہ اعتراض سامنے آیا کہ روایات کی یہ سزا قرآن کے صریحاً خلاف ہے۔ تو اس الزام سے بچنے کے لئے اور روایات وضع کر لی گئیں جن میں یہ لکھ دیا گیا کہ (معاذ اللہ) حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں آیۂ رجم موجود تھی اور ہم اس کی تلاوت کیا کرتے تھے اب قرآن میں وہ آیت موجود نہیں لیکن اس کا حکم بدستور موجود ہے۔ یعنی ایک جھوٹ کو سچا ثابت کرنے کے لئے دس جھوٹ اور وضع کئے گئے اور اس میں اتنا بھی خیال نہ رہا (یا شاید دانستہ ایسا کیا گیا) کہ اس سے حفاظتِ قرآن کا دعوےٰ ہی یکسر باطل ہو جاتا ہے جس پہ اسلام کا دارومدار ہے۔ لیکن مُلّا کو اس سے کیا غرض کہ قرآن کے ساتھ کیا معاملہ ہوتا ہے! اس کا دین روایات پرستی ہے۔ وہ پرستش ہی اشخاص کی کرتا ہے اس لئے وہ اپنے معبودوں کی سلامتی چاہتا ہے خواہ اس میں خدا باقی رہے یا نہ رہے۔

ایک دلچسپ حدیث

احادیث کے ضمن میں مودودی صاحب نے ایک ایسی دلچسپ روایت نقل کی ہے جسے درج کئے بغیر ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ عبداللہ بن ابی سرح کسی زمانہ میں رسول اللہؐ کا کاتب تھا۔ پھر شیطان نے اسے پھسلا دیا اور وہ کفار سے جا ملا اس کی بابت حدیث میں ہے:۔

جب مکہ فتح ہوا تو عبداللہ بن سعد بن ابی سرح نے عثمانؓ بن عفانؓ کے دامن میں پناہ لی۔ عثمانؓ اس کو لے کر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ اس کی بیعت قبول فرما لیجئے۔ حضورؐ نے سر اٹھایا اور اس کی طرف دیکھا اور چپ رہے۔ تین دفعہ یہی ہوا۔ آپ اس کی طرف بس دیکھ دیکھ کر رہ جاتے تھے۔ آخر تین دفعہ کے بعد آپ نے اس کو بیعت میں لے لیا۔ پھر آپؐ صحابہؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمہارے اندر کوئی ایسا بھلا آدمی موجود نہ تھا کہ جب اس نے دیکھا کہ میں نے بیعت سے ہاتھ روک رکھا ہے تو آگے بڑھتا اور اس شخص کو قتل کر دیتا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہمیں معلوم نہ تھا کہ آپؐ کیا چاہتے ہیں۔ آپؐ نے آنکھ سے اشارہ کیوں نہ فرما دیا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ ایک نبی کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ آنکھوں کی چوری کرے۔" (ص۱۶-۱۷)

آپ نے غور فرمایا کہ دربارِ رسالت مآبؐ کا یہ کس قسم کا نقشہ کھینچا گیا ہے؟ ایک شخص مجرم ہے اور رسول اللہؐ کے نزدیک واجب القتل ہے حضرت عثمانؓ اس کی سفارش کرتے ہیں۔ رسول اللہؐ میں (معاذ اللہ معاذ اللہ) اتنی جرأت نہیں ہوتی کہ یا اسے علانیہ معاف کر دیں اور یا قتل کا حکم دیدیں۔ پر بار نگاہ اٹھاتے ہیں اور خاموش رہ جاتے ہیں۔ پھر مجبوراً معاف کر دیتے ہیں اور پھر صحابہؓ کو ملامت کرتے ہیں کہ ان میں کوئی ایک بھی بھلا آدمی ایسا نہ تھا جو رسول اللہؐ کے اس خفیہ اشارہ (یعنی خاموشی) کو بھانپ کر اس مجرم کو قتل کر دیتا!

صدمہ اس کا نہیں کہ عجم کے منافقین نے روایات سازی سے نبی اکرمؐ کی سیرت کو کس طرح مسخ کر دیا۔ صدمہ اس کا ہے کہ آج ہمارا مُلّا کس طمطراق سے ان روایات کو "دین" بنا کر پیش کئے جا رہا ہے۔ اگر وہ دانستہ ایسا کرتا ہے تو وہ خود اس سازش میں شریک ہے اور اگر نادانستہ ایسا کرتا ہے تو اس کی جہالت پہ جس قدر بھی ماتم کیا جائے کم ہے۔ لیکن منافقت ہو یا جہالت نتیجہ دونوں کا ایک ہے دنیا انہی باتوں کو مستند قرار دے کر اچھال رہی ہے اور اسلام کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا۔

آثارِ صحابہؓ

روایات کے بعد مودودی صاحب نے آثارِ صحابہؓ سے بھی بعض مثالیں قتلِ مرتد کی تائید میں پیش کی ہیں ایک روایت میں ہے کہ ایک گروہ مسلمان ہو کر پھر عیسائی ہو گیا اس پر

حضرت علیؓ کے حکم سے یہ لوگ قتل کر دیئے گئے اور ان کے بال بچے غلام بنائے گئے۔ (ص۲۱)

مذہب بدلنے والوں کو قتل کر دینا اور اس کے بال بچوں کو غلام بنا لینا! یہ ہے اسلام؟

اور آگے بڑھئے لکھا ہے کہ حضرت علیؓ کو اطلاع دی گئی کہ کچھ لوگ آپ کو رب قرار دے رہے ہیں۔ حضرت علیؓ نے انہیں سمجھایا لیکن وہ اپنے اس عقیدہ سے باز نہ آئے۔

آخرکار حضرت علیؓ نے ایک گڑھا کھدوایا۔ اس میں آگ جلوائی۔ پھر ان سے کہا۔ دیکھو اب بھی اپنے قول سے باز آ جاؤ ورنہ تمہیں اس گڑھے میں پھینک دوں گا۔ مگر وہ اپنے اسی عقیدہ پر قائم رہے تب حضرت علیؓ کے حکم سے وہ سب اسی گڑھے میں پھینک دیئے گئے۔ (ص۲۲)

ایک اور روایت میں ہے کہ ایک گھر کے لوگوں نے اپنے ہاں ایک بت بنا رکھا تھا اور اس کی پرستش کرتے تھے۔

یہ سن کر حضرت علیؓ خود وہاں تشریف لے گئے۔ تلاشی لینے پر بت نکل آیا۔ حضرت علیؓ نے اس گھر میں آگ لگا دی اور وہ گھر والوں سمیت جل گیا۔ (ص۲۲)

یہ ہیں آپ کی "خلافتِ راشدہ" کے وہ کارنامے جو عجمی سازش کے صدقے آپ کی کتب روایات میں درج ہو چکے ہیں اور جنہیں آج مزاج شناسِ اسلام سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی اس فخر سے بڑھا چڑھا کر پیش کر رہے ہیں اور ان سے ثابت یہ کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے۔ خدا اسلام کو ایسے دوستوں سے بچائے۔" (باقی)

(طلوعِ اسلام کراچی مارچ ۱۹۵۲ء)

حب اکھرا (رجسٹرڈ) - اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۸/ مکمل خوراک گیارہ تولے پورے چودہ روپے ۱۲-۱۳ : حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

احباب کے مخلصانہ جذبات

میری ہمیشہ ہی سے یہ کوشش رہی ہے۔ کہ میں مارچ - اپریل تک اپنا چندہ ادا کردوں۔ مارچ اپریل میں وعدہ پورا کرنا آسان ہوتا ہے۔ انسان فارغ ہوکر اگلے سال کے متعلق سوچ بچار کرتا ہے۔ اور اس کے لئے سکیمیں بنانا شروع کردیتا ہے۔ اگر نئے سال کے وعدے تک سر پر بوجھ رہے۔ تو وقت آنے پر انسان بزدل ہوجاتا ہے۔" آپ حضور کا یہ ارشاد پڑھ کر اپنا وعدہ ادا کرنے کی طرف توجہ فرماویں۔ اور کوشش کریں۔ کہ ۳۱ مارچ "تک ادا ہوجائے"۔ آپ حضور کا یہ ارشاد پڑھ کر ۳۱ مارچ تک اپنا چندہ ادا فرمادیں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کے اٹھارھویں سال کا وعدہ جنوری میں ہی عطا فرمادیا تھا۔ جب احباب کی اطلاع کے لئے دیا گیا تھا۔ تا دوست کوشش کریں۔ کہ ان کے وعدے بھی آخر مارچ تک ادا ہوجاویں۔ چنانچہ احباب کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تحریک جدید کے مجاہد اس بارہ میں جدوجہد کررہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سب کو کامیاب فرمائے۔ آمین۔ ذیل میں احباب کے مخلصانہ جذبات کا اظہار کردینا بھی احباب کے لئے موجب تحریک و ترغیب ہوگا۔

(۱) پنشنر صوبہ دار میجر محمد عبد الرحمٰن صاحب کوئٹہ - جنہوں نے باوجود پنشن پر آنے کے بھی تحریک جدید کے چندے میں کمی نہیں کی۔ بلکہ جو ملازمت میں دے رہے تھے۔ اسی پر اب بھی اضافہ کرتے جارہے ہیں وہ لکھتے ہیں۔ آپ نے اپنی چٹھی میں حضرت اقدس المصلح موعود ایدہ اللہ کا فقرہ "میری ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے۔ کہ میں مارچ - اپریل میں اپنا وعدہ ادا کردوں" لکھا ہے بے شک ہر مخلص کا یہ شیوہ ہے۔ کہ حضور کے عمل کو اپنا شیوہ بنائے۔ پنشن آنے سے قبل تو میں اپریل مئی میں ہی یکمشت ادا کردیا کرتا تھا۔ مگر اس کے بعد حالات کے پیش نظر اپنا وعدہ اقساط میں ادا کرتا رہا۔ چنانچہ اٹھارھویں سال میں سے باون روپیہ چار قسطوں سے دے چکا ہوں۔ میرا وعدہ ۱۵۵/- ہے۔ مبلغ ۱۰۳/- کا چیک ارسال ہے۔ اب آپ کی نیک تحریک پر میں پیچھے نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ اور مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔

(۲) چوہدری محمد اسلم صاحب چھور ضلع سیالکوٹ۔ اللہ تعالےٰ کا فضل و احسان ہوا۔ ادھر آپ کی تحریک ملی۔ ادھر اللہ تعالےٰ نے سامان فرمادیا۔ میں اپنے اور اپنے اہل و عیال کے وعدوں کے ۳۸/- بذریعہ منی آرڈر ارسال کررہا ہوں۔ حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے پیش فرمادیں۔ یہ سب حضور کی دعاؤں کا ہی طفیل ہے۔ کہ وہ توفیق عطا فرماتا ہے۔

(۳) ایک فوجی دوست لکھتے ہیں۔ کہ دل یہی چاہتا ہے۔ کہ یکمشت اپنا وعدہ سال ۱۸ ادا کردوں۔ مگر مالی مشکلات کے سبب مجبور ہوں۔ کاش میں اس ماہ میں ہی ادا کرسکتا۔ کوشش کروں گا۔ کہ اگلے میں اول تو سالم ورنہ اس کا بڑا حصہ ادا کردوں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

(۴) کراچی کے ایک دوست جن کا وعدہ ۲۰۰/- ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔" نیت جب سے وعدہ کیا تھا یہی ہے۔ کہ مارچ میں ادا کردوں۔ دعا فرمائیں کہ مولا کریم گناہ بخشے۔ اور مجھے اس امر کی توفیق مل جائے۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ یکم اپریل کو ادا کردیا جائے۔ تو اس کو بھی ۳۱ مارچ میں شمار کیا جائے۔ نواں مہینہ چل رہا ہے۔ مجھے تنخواہ دوسو روپیہ سے بھی کم مل رہی ہے۔ بیوی سخت بیمار ہے۔ اس لئے دوست دعاؤں مدد فرمادیں"۔ جو احباب اپریل کے پہلے ہفتہ میں ادا کرسکتے ہوں۔ وہ اپریل کے پہلے ہفتہ میں اپنا چندہ ارسال کردیں۔ لیکن ان کی اطلاع مل جائے۔" تا ۳۱ مارچ کی فہرست میں ان کا نام دعا کے لئے پیش کردیا جائے۔

(۵) صوفی محمد رفیع صاحب سکھر۔ میں نے آپ کی اطلاع کے مطابق ۱۲۶/- کی رقم بابت سال ۱۸ سکرٹری صاحب کو ادا کرکے تاکید کی ہے۔ اور انہوں نے بذریعہ ڈرافٹ روپیہ ارسال کردیا ہے۔ سکرٹری صاحبان سے گزارش ہے۔ کہ وہ تحریک جدید کا چندہ ۳۱ مارچ تک جس قدر وصول ہو۔ وہ فوراً اسم وار تفصیل کے ساتھ ارسال کریں: تا احباب کے نام حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش ہونے سے رہ نہ جائیں۔

(۶) کراچی کے جنرل سکرٹری مال کی اطلاع ہے۔ کہ وہ ۳۱ مارچ تک وعدے پورے کرنے کے لئے اپنی طرف سے پوری کوشش کررہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید

اعلانات دار القضاء

مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے نے درخواست دی ہے۔ کہ میں نے قادیان میں ظفر فرنیچر ہاؤس والوں کو اڑھائی صد روپے برائے فرنیچر دیا تھا۔ مگر فرنیچر ردی ہونے کی وجہ سے میں نے واپس کردیا تھا۔ جو انہوں نے واپس لے لیا لیکن رقم اب تک ادا نہیں کی۔ رقم دلائی جائے۔ چونکہ معمولی طریق سے مکرم محمد ظفر اللہ صاحب مالک ظفر فرنیچر ہاؤس کو حال ساکن کیشپ پورہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات سے جواب نہیں لیا جا سکا۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ ایک ماہ تک اس کا جواب دیں۔ نیز اپنے موجودہ مکمل ایڈریس سے اطلاع دیں۔ ورنہ سائل کی درخواست سن کر فیصلہ کردیا جائیگا"۔ (ناظر دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

۲ - مکرم محمد دین صاحب مرحوم ولد محمد یامین صاحب قوم راجپوت سکنہ پنڈی چری کی بیوہ مسماۃ امیر بی بی صاحبہ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے خاوند مرحوم کی اراضی دس مرلہ واقع ربوہ ان کے نام یا ان کی تین نابالغ لڑکیوں کے نام منتقل کردی جائے۔ سو اگر کسی وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو۔ تو پندرہ یوم تک اطلاع دیں ورنہ بعد میں ان کا کوئی عذر مسموع نہیں ہوگا۔ (ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

نفع مند کام

جو دوست نفع مند تجارت پر روپیہ لگانا چاہتے ہوں۔ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں:۔ دفرزند علی ناظر بیت المال ربوہ)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۸ مارچ بروز اتوار برادرم چوہدری احمد دین صاحب کا نکاح اقبال بیگم بنت چوہدری جلال الدین صاحب گوٹھ نتھے خان ڈاکخانہ گنبٹ ریاست خیرپور میرس سندھ کے ساتھ بعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر جناب مکرم غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ احمدیہ نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ (خاکسار خیر دین گوٹھ نتھے خان سندھ)

زمین برائے ٹھیکہ

ایسے ٹھیکیداران کی ضرورت ہے۔ جو قریباً ۷۰ ایکڑ زمین آدھا اٹھارہ ایکڑ باغ ٹھیکہ پر لینا چاہتے ہوں۔ شرائط کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

م۔ الف معرفت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ربوہ

الفرقان کا خلافت نمبر

رسالہ الفرقان کا اپریل ۵۲ء کا پرچہ خلافت نمبر ہے۔ جس میں از روئے قرآن مجید خلافت کے موضوع کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے گی۔ متعدد قیمتی مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ یہ رسالہ ۱۰۔ اپریل تک خریداروں اور ایجنٹ حضرات کو پہنچ جائے گا۔ انشاء اللہ۔ مضامین نگار اصحاب اپنے قیمتی مضامین بہت جلد ارسال فرمائیں۔

(منیجر رسالہ الفرقان احمد نگر ضلع جھنگ)

یہ مصلح موعود کا مبارک زمانہ ہے

ہر احمدی کو چست ہونا چاہیئے۔ وہ جہاں کہیں ہوں۔ وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کا پتہ روانہ کرے۔ ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے:۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

دعا مغفرت

میری والدہ محترمہ کل مورخہ ۱۹ ؍ ۳ ؍ ۵۲ بوقت ۲½ بجے شام مسلسل ایک ماہ بعارضہ دماغی خرابی میں مبتلا رہنے کے بعد اچانک قلب کی حرکت بند ہونے سے وفات پاگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ جملہ احباب جماعت سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ مولا کریم مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ (فیاض محمد خان فیاض ٹی سٹال ربوہ ضلع جھنگ)

تریاق اٹھرا حمل ضائع ہوجاتے ہوں یا بچے فوت ہوجاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

یہودیوں کی واحد مملکت اسرائیل کی موجودہ مجلسی اور اقتصادی حالت لوگوں کیلئے جینا محال ہوگیا ہے

نیویارک ۲۱ مارچ - اسرائیل کے حالات سے متعلق ایک خفیہ رپورٹ کی نقل اقوام متحدہ کو موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس رپورٹ میں وضاحت کی گئی ہے کہ اسرائیل میں اقتصادی حالت اس قدر دگرگوں ہو رہی ہے کہ لوگوں کیلئے جینا محال ہوگیا ہے اور صیہونی لیڈروں کو انتباہ کیا گیا ہے کہ صورت حالات کا سامنا کرنا اشد ضروری ہے۔

ملک کی مجلسی زندگی کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ مختلف ممالک سے جو یہودی یہاں آئے ہیں وہ یکجا ہو کر آباد ہونے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ مثلاً یمن اور شمالی افریقہ کے تارکین وطن یہودیوں اور یورپین یہودیوں کی مذہب کے سوا آپس میں کوئی بات نہیں ملتی۔ ان مختلف جماعت کے باشندوں کو کسی قسم کا قومی احساس نہیں ہے اور وہ ضمیر کی آواز سے بے پرواہ ہو کر بلیک مارکیٹ اور سیاسی گٹھ جوڑ کی سرگرمیوں میں حصہ لے کر حکومت کے حق میں کانٹے بو رہے ہیں۔ (اسٹار)

انسداد قتل عامہ کے پیکٹ کو منظور کیا جائے

عرب ممالک سے اپیل

نیویارک ۲۱ مارچ - پروفیسر رافیل سمیکن کی طرف سے تمام عرب ممالک سے اپیل کی گئی ہے کہ انسداد قتل عامہ کے معاہدے کی جلد از جلد توثیق کر دی جائے جو کنونشن ۱۹۴۸ء میں اقوام متحدہ کی طرف سے مرتب کی گئی تھی اور اب تک مصر سعودی عرب اور لبنان اس کی تصدیق کر چکے ہیں۔ لبنان۔ شام عراق یمن اور لیبیا ابھی باقی ہیں۔

پروفیسر سمیکن نے یمن کے مندوب سعید غدنان کارسیسی سے بات چیت کے بعد یہ اپیل جاری کی ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹریٹ کی طرف سے اس پیکٹ کے متن کا عربی ترجمہ بھی کروایا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

بیرونی ممالک میں فنی تعلیم کے سولہ ۱۶ وظائف

لاہور ۲۱ مارچ - حکومت پنجاب کو سولہ بیرونی ملکوں میں تربیت دینے کی سکیم کے ماتحت خاص وظیفے ۱۹۵۲ء، ۱۹۵۳ء کے لئے دئیے جائیں گے۔ اس سلسلے میں قواعد وضوابط اور مقررہ فارم سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پنجاب لاہور سے قیمتاً حاصل ہو سکتے ہیں۔ درخواستوں کی تین تین نقول طبع شدہ مقررہ فارموں پر ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ تعلیم پنجاب لاہور کو ۱۲ اپریل ۱۹۵۲ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

اسماعیلیہ ۲۱ مارچ - آج یہاں برطانوی افواج نے آج رقبہ محمد علی کے ساتھ ساتھ واقع علاقوں سے نکلنا شروع کر دیا ہے۔ یہ رقبہ نہر سویز کے شمال میں واقع ہے اور یہاں وسط جنوری میں برطانوی قابض ہو گئے تھے۔ وطن بدری مصری خاندانوں کو واپسی کی اجازت دیدی گئی ہے اس علاقے کے لوٹنے میں تین روز صرف ہوں گے

ترکی اور شام کے درمیان آبپاشی کا تنازعہ

دمشق ۲۱ مارچ - توقع ہے کہ شام اور ترکی کے درمیان دریائے جگجگ کے پانی کو آبپاشی کے لئے استعمال کرنے کے متعلق ترکی اور شام میں جو تنازعہ چلا آرہا ہے اس کا جلد ہی تصفیہ ہو جائے گا۔ یہ تنازعہ بڑی مدتوں سے چلا آرہا ہے اور اکثر اس موضوع پر دونوں ممالک کے نمائندوں کی بار بار بحث ہو چکی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اب حکومت ترکیہ نے اس جھگڑے کو نپٹانے کے لئے ایک سکیم مرتب کی ہے اور عنقریب طرفین میں تبادلہ خیالات کرنے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ دونوں ممالک کے نمائندے انقرہ میں جمع ہوں گے۔ اور امید ہے کہ یہ بات حتمی ہوگی۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ ترکی نے حال ہی میں خیرسگالی کے جذبے سے کام لیتے ہوئے مصالحت پر رضامندی کا اظہار کیا ہے (اسٹار)

عرب لیگ کے اسسٹنٹ سیکرٹریوں کی نامزدگی

دمشق ۲۱ مارچ - لبنان اور سعودی عرب کی طرف سے عرب لیگ کے اسسٹنٹ سیکرٹریوں کی آسامیوں کے لئے اپنے اپنے نمائندوں کے نام تجویز کر دئیے ہیں۔ لبنان کی طرف سے وزارت خارجہ کے ڈائرکٹر جنرل مسٹر فواد عمون اور سعودی عرب کی طرف سے مسٹر خیر الدین الزرکی کو نامزد کیا گیا ہے۔

یمن نے بھی لبنان اور سعودی عرب کے ساتھ یہ تجویز پیش کی تھی کہ لیگ کے مختلف شعبوں کے لئے ممبر ممالک کے اسسٹنٹ سیکرٹری مقرر کئے جائیں۔ مگر انہوں نے ابھی تک اپنے نمائندے کے نام سے مطلع نہیں کیا

۲۹ مارچ کو قاہرہ میں ایک کونسل کا جو اجلاس ہو رہا ہے اس میں ان ناموں پر غور کیا جا سکیگا

(اسٹار)

دانتوں کا بہترین تحفہ

ڈینٹ ٹوتھ پاوڈر

ڈینٹ ٹوتھ پاوڈر پائیوریا کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس میں ایسے اجزاء شامل کئے گئے ہیں جو پائیوریا کے جراثیم کو مارتے ہیں۔ مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے ہلتے دانتوں کو جما دیتا ہے اور سچے موتیوں کی چمک پیدا کرتا ہے۔ پائیوریا خواہ کیسا ہی زیادتی کے ساتھ ہو ۲۱ روز کے استعمال سے صحت کلی ہو جاتی ہے قیمت فی پیکٹ آٹھ آنے

ڈاکٹر ایم شریف احمد احمدی ڈینٹسٹ منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ

ڈاکٹر مصدق کو نئے بحران کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے

لندن ۲۱ مارچ - وزیر اعظم ایران ڈاکٹر مصدق ایک نئے بحران سے دوچار ہیں۔ ایرانی سینیٹ کے ایک مشن نے ڈاکٹر مصدق سے موجودہ حالات پر تشویش کا اظہار کیا تھا۔ لیکن ڈاکٹر مصدق نے اعلان کر دیا ہے کہ ان کی حکومت ملک کی اقتصادی حالت کی ذمہ داری قبول کرنے کو تیار نہیں

لندن "ڈیلی میل" کا نامہ نگار تہران سے رقمطراز ہے کہ مشن کی رپورٹ سننے کے بعد سینیٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ ایرانی نوروز کی تعطیلات کے بعد ڈاکٹر مصدق خود رپورٹ پیش کریں۔ کیونکہ ان کی وضاحت غیر تسلی بخش ہے۔

نامہ نگار مذکور نے اخبارات کے حوالے سے تحریر کیا ہے کہ شاہ ایران نے مداخلت کر کے اس خطرے کو دور کر دیا ہے کہ سال نو سے پہلے مصدق وزارت توڑنے کی کوشش ہو۔ اور سینیٹروں سے سفارش کی ہے انہیں علیحدہ کر کے ان کا کوئی طاقتور اور مقبول جانشین مقرر کرنے کے مناسب ذرائع سوچے جائیں۔ (اسٹار)

بلدیہ کلکتہ کے انتخابات

کانگرس کو شدید مخالفت کا سامنا

کلکتہ ۲۱ مارچ - ۱۹۴۴ء کے بعد پہلی مرتبہ کلکتہ کے میونسپل انتخابات ہو رہے ہیں۔ ان انتخابات میں بھی مختلف جماعتوں کا رویہ وہی ہے جو ملک کے تمام انتخابات میں تھا۔ رائے دہندگان کی فہرستیں بہت مختصر ہیں۔ انتخابات میں بڑی دلچسپی اور سرگرمی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ہر حلقے میں دو ہزار کے قریب رائے دہندگان ہیں۔ اگلے چند دنوں میں شہر کے ۷۵ حلقہ ہائے نیابت میں اجلاس بھی منعقد ہو رہے ہیں۔ جوں جوں پولنگ کے دن قریب آتے جاتے ہیں۔ امیدوار موزوں مقامات پر اپنے بوتھ تعمیر کروا رہے ہیں۔ اور ان پر بڑے بڑے پوسٹر چسپاں کئے جا رہے ہیں۔

اب تک ۴۵۰ کاغذات نامزدگی جانچ پڑتال کے بعد صحیح ثابت ہو چکے ہیں۔ اور ان میں سے ۱۴ نے اپنے نام واپس لے لئے ہیں۔ توقع ہے کہ چند اور اپنے نام بھی واپس لے لیں گے۔

سیاسی طور پر بلدیاتی انتخابات کانگرس اور یونائیٹڈ سٹیزن کمیٹی کے درمیان براہ راست ٹکر ہے۔ اس پارٹی میں ہندو مہا سبھا جن سنگھ اور سوشلسٹوں کے علاوہ کانگرس کی تمام مخالف جماعتیں شامل ہیں۔ کانگرس نے ۷۵ امیدوار کھڑے کئے تھے۔ مگر حلقہ نمبر ۳۹ میں ایک امیدوار کے کاغذات مسترد کر دئیے گئے تھے۔ اور ایک حلقے کا کانگرسی امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہی ہو چکا ہے۔

یونائیٹڈ سٹیزن کمیٹی ۷۵ نشستوں پر مقابلہ کر رہی ہے۔ اور امید ہے کہ چار یا پانچ آزاد امیدوار بھی اس کی مدد کریں گے ان کے انتخابی منشور میں صاف، خوبصورت کلکتے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

ترکی میں ایک نئی جماعت پر پابندیاں

استنبول ۲۱ مارچ - حکومت ترکیہ نے ایک نئی جماعت "اسلام ڈیموکریٹک پارٹی" کو بند کر کے ممنوع قرار دیدیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ جماعت مذہب کی آڑ میں ایسی سیاسی سرگرمیاں جاری کر رہی تھی جو ملکی قانون کے خلاف تھیں۔ اور پروپیگنڈے کی ایک مہم کے شروع ہونے سے پارٹی کے اغراض ومقاصد مشکوک ثابت ہوتے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ پارٹی کے بانیوں پر اٹارنی جنرل کی طرف سے جرح کی جا رہی ہے اور ملک کے دیگر علاقوں میں بھی پارٹی کے لیڈروں کو پوچھ گچھ کے لئے حراست میں لیا جائیگا (اسٹار)

اردن اور شام کے تعلقات

عمان ۲۱ مارچ - شام کے صدر کرنل سلیم یہاں ایک شامی وفد کے ساتھ آئے ہیں اردن کے وزیر اعظم توفیق عبد الہدیٰ پاشا اور شامی وفد کے درمیان اقتصادی اور سیاسی مسائل پر رسمی بات چیت

شروع ہو گئی ہے — توقع ہے کہ سب سے پہلے دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات استوار کرنے کا مسئلہ زیر بحث آئیگا۔ اس کے بعد تجارتی معاہدوں کسٹم کی پابندیوں اور دونوں ممالک کے درمیان سفر کی